روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 24دسمبر 2004ء 11ذیقعد1425ہجری 24 فتح 1383ھش جلد 54-89 نمبر 290

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب خداتعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کر دیا کہ اب تھوڑے دن باقی ہیں تو اسی لئے میں نے وہ تجویز سوچی جو قبرستان کی ہے- اور یہ تجویز میں نے اللہ تعالیٰ کے امر اور وحی سے کی ہے اور اسی کے امر سے اس کی بناء ڈالی ہے کیونکہ اس کے متعلق عرصہ سے مجھے خبر دی گئی تھی- میں جانتا ہوں کہ یہ تجویز بھی بہت سے لوگوں کے لئے ابتلاء کا موجب ہوگی لیکن اس بنا سے غرض یہی ہے کہ تا آنیوالی نسلوں کے لئے ایک ایسی قوم کا نمونہ ہو (-) اور تا لوگ جانیں کہ وہ (دین) اور اس کی اشاعت کے لئے فدا شدہ تھے- ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے اس سے کوئی بچ نہیں سکتا- خداتعالیٰ فرماتا ہے (-) (العنکبوت:3) یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے اتنی ہی بات پر راضی ہو جاوے اور وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے؛ حالانکہ وہ ابھی امتحان میں نہیں ڈالے گئے اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے (-) (اٰل عمران:93) یعنی اس وقت تک تم حقیقی نیکی کو حاصل ہی نہیں کر سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو گے جو تم کو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب ہے-

اب غور کرو- جبکہ حقیقی نیکی اور رضاءالٰہی کا حصول ان باتوں کے بغیر ممکن ہی نہیں تو پھر نری لاف گزاف سے کیا ہوسکتا ہے- صحابہؓ کا یہ حال تھا کہ ان میں سے مثلاً ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قدم اور صدق تھا کہ سارا مال ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے- اس کی وجہ کیا تھی؟ یہ کہ خداتعالیٰ کے لئے زندگی وقف کر چکے تھے- اور انہوں نے کچھ بھی نہ رکھا تھا- مومن کی بھلائی کے دن بھلے آتے ہیں تو ایسے موقعوں پر جبکہ اس کو کچھ خرچ کرنا پڑے خوش ہوتا ہے- وہ جانتا ہے کہ وہ جوہر صدق وصفا کے جواب تک چھپے ہوئے تھے ظاہر ہوں گے- برخلاف اس کے منافق ڈرتا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اب اس کا نفاق ظاہر ہو جائے گا-

یہ قبرستان کا امر بھی اسی قسم کا ہے مومن اس سے خوش ہوں گے اور منافقوں کا نفاق ظاہر ہو جائے گا- میں نے اس امر کو جب تک تواتر سے مجھ پر نہ کھلا پیش نہیں کیا- اس میں تو کچھ شک ہی نہیں کہ آخر ہم سب مرنے والے ہیں- اب غور کرو کہ جو لوگ اپنے بعد اموال چھوڑ جاتے ہیں وہ اموال ان کی اولاد کے قبضہ میں آتے ہیں- مرنے کے بعد انہیں کیا معلوم کہ اولاد کیسی ہو؟ بعض اوقات اولاد ایسی شریر اور فاسق فاجر نکلتی ہے کہ وہ سارا مال شراب خانوں اور زناکاری میں اور ہر قسم کے فسق وفجور میں تباہ کیا جاتا ہے اور اس طرح پر وہ مال بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتا ہے اور چھوڑنے والے پر عذاب کا موجب ہو جاتا ہے جبکہ یہ حالت ہے تو پھر کیوں تم اپنے اموال کو ایسے موقع پر خرچ نہ کرو جو تمہارے لئے ثواب اور فائدہ کا باعث ہو- اور وہ یہی صورت ہے کہ تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہو- اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ اگر تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہے تو اس بدی کا تدارک ہو جائے گا- جو اس مال کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو- یعنی جو بدی اولاد کرتی ہے- (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 592)

خوشخبری دیں گے

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ بن مریم دجال کو باب لد پر قتل کریں گے پھر ان کے پاس ایک ایسی قوم آئے گی جن کو اللہ نے دجال سے بچا لیا تھا۔ وہ اس قوم کے چہروں کو برکت بخشیں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات سے مطلع کرینگے۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر:5228)

نصرت جہاں اکیڈمی میں داخلہ پریپ کلاس 2005ء

نصرت جہاں اکیڈمی میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 12-13 فروری 2005ء کو ہوگا۔ داخلہ فارم آفس سے دستیاب ہونگے۔ داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں۔ داخلہ فارم پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں 9 جنوری 2005ء تا 2 فروری 2005ء جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ پریپ کلاس میں داخلہ کیلئے طلباء وطالبات کی عمر 31 مارچ 2005ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔ تحریری امتحان اور انٹرویو درج ذیل تاریخوں کو ہونگے۔

قاعدہ + تحریری امتحان 12 فروری صبح 8:00 بجے

انٹرویو فرسٹ گروپ

13 فروری صبح 7:45 تا 11:00 بجے

انٹرویو سیکنڈ گروپ

13 فروری صبح 11:30 تا 2:00 بجے

داخلہ ٹیسٹ درج ذیل سلیبس کے مطابق تحریری اور زبانی ہوگا۔

انگلش: انگریزی حروف تہجی Aa To Zz

اردو: اردو حروف تہجی الف تا ے

حساب: گنتی 1 تا 20

قاعدہ: یسرنا القرآن صفحہ 1 تا 13 عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ماہر نفسیات کی آمد

مکرمہ ڈاکٹر شہلا آفندی صاحبہ ماہر امراض نفسیات مورخہ 29 دسمبر 2004ء تا 2 جنوری 2005ء فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گی۔ ضرورت منداحباب وخواتین پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆......☆......☆

طارق احمد رشید صاحب

20واں جلسہ سالانہ شمالی ریجن فجی

جماعت احمدیہ جزائر فجی کے شمالی ریجن کو 11 / اکتوبر 2004ء کو احمدیہ سیکنڈری سکول ولودا میں اپنا بیسواں جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں ویتی لیوو، ونوالیوو، تاویونی اور رامبی جزائر سے 700 کے قریب مردوزن نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔

اجلاس اول

خدا کے فضل سے جلسہ کا آغاز 11 / اکتوبر کی صبح 9:15 پر لوائے احمدیت اور ملک فجی کا جھنڈا لہرانے کے ساتھ ہوا۔ اس موقع پر سکول کے طلبا وطالبات نے قومی ترانہ بھی پڑھا۔ چونکہ امسال حکومت فجی کی طرف سے یہ اعلان تھا کہ ملک بھر میں Fiji Week Celebration منایا جائے جس میں خاص طور پر Unity, Reconciliation & Forgiveness پر زور دیا جائے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے جماعت نے مختلف پروگراموں کے ذریعہ اس میں حصہ لیا۔ اس جلسہ کے اجلاس اول کے پروگرام میں بھی اس پہلو کو مدنظر رکھا گیا۔

پروگرام کا آغاز مکرم مولانا نعیم احمد محمود صاحب چیمہ امیر ومشنری انچارج کی زیرصدارت تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اور اس کے بعد منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ پیش کیا گیا جس کے بعد امیر ومشنری انچارج صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

اس اجلاس میں تین نظمیں اور تین تقاریر پیش کی گئیں۔ اس کے بعد معزز مہمانوں کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا جس میں سکول کے پرنسپل، شمالی ریجن کے ایجوکیشن آفیسر، علاقے کے ریٹائرڈ ایجوکیشن آفیسر مسٹر کیشوان پڈیاچی صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار احسن رنگ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ حب الوطن من الایمان اور اپنے ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کا زندہ نظارہ ہے۔ جس میں ہر قوم و مذہب کے لوگ مدعو ہیں۔ مہمانوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اجلاس کے پروگرام کو انگریزی اور Fijian زبان میں پیش کیا گیا۔

افتتاحی دعا کے بعد لجنہ اماء اللہ نے اپنا الگ پروگرام نیشنل صدر مکرمہ نور جہاں مقبول صاحبہ کی صدارت میں منعقد کیا۔

تقریب آمین و تقسیم تعلیمی سندات

اجلاس اول میں آمین کا پروگرام بھی ہوا جس میں کل اٹھارہ مردوزن کی آمین ہوئی جنہوں نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ ان میں 9 لجنہ، 6 ناصرات اور 3 اطفال شامل ہوئے۔ محترم امیر صاحب نے قرآن مجید کی عظمت اور شان بیان کرتے ہوئے دعا کے ساتھ اطفال میں تحفے تقسیم کئے اور زنانہ جلسہ گاہ میں صدر صاحبہ لجنہ نے تحائف پیش کئے۔ اسی موقع پر فجی میں پہلی مرتبہ لجنہ و ناصرات کے تعلیمی امتحان دینے پر ونوالیو ریجن کی 52 خوش نصیب ممبرات میں اعزازی سندات بھی تقسیم کیں۔

مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ کے بک سٹالز سے 150 معزز مہمانوں نے 330 فولڈرز اور کتب حاصل کیں۔ خدا کے فضل سے کل حاضری 700 کے قریب رہی۔ جس میں 400 سے زائد غیراز جماعت احباب تشریف لائے۔

مجالس سوال وجواب

نماز ظہر وعصر کے بعد آنے والے فجیین، رانمیین نومبائع اور معزز مہمانوں کے لئے علیحدہ سوال وجواب کی مجلس کا اہتمام کیا گیا۔ لجنہ میں نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ مکرمہ خیرالنساء بریبو صاحبہ اور لبنیٰ تقی صاحبہ نے اور مردوں کی طرف صدر مجلس انصاراللہ مکرم ایم۔ علی بریبو صاحب، لوکل مشنری مکرم محمد تقی صاحب اور معلم مکرم عبدالوہاب صاحب نے 58 مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اور دینی تعلیمات سے متعارف کروایا۔

اجلاس دوم

دوسرا اجلاس خاکسار طارق احمد رشید ریجنل مشنری کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا اور پھر منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ پیش کیا گیا۔ پھر دو نظمیں اور تین تقاریر بعنوان نظام وصیت کی اہمیت، نماز باجماعت اور دعوت الی اللہ پیش کی گئیں۔

آخری اجلاس میں مکرم مولانا نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر ومشنری انچارج نے اختتامی خطاب فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے اس جلسہ میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں اور کارکنان کو اجرعظیم عطا فرمائے اور جلسے کی برکات واغراض سے حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(الفضل انٹرنیشنل 19 نومبر 2004ء)

میں نے کبھی کسی معترض کے اعتراض کو غیر اہم نہیں سمجھا۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ملازمت کے مواقع

- پاکستان نیوی میں بطور سیلر بھرتی ہوں۔ پاکستانی شہریت ہونا لازمی ہے۔ تعلیمی اسناد، قومی شناختی کارڈ اور تین پاسپورٹ سائز تصاویر ڈائریکٹر ریکروٹمنٹ نیول ہیڈکوارٹر اسلام آباد کے نام بھجوائیں۔ تفصیلات 19 دسمبر 2004ء کی اخبار جنگ میں دیکھیں۔
- پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کو جونیئر کلرک، ڈرائیور، نائب قاصد، مالی اور سویپر درکار ہیں درخواستیں 15 دن کے اندر سیکرٹری پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کے نام بھجوائیں۔ مزید تفصیل کیلئے 19 دسمبر 2004ء کا اخبار جنگ ملاحظہ فرمائیں۔
- وفاقی حکومت کے ماتحت سٹینوگرافر، سٹینو ٹائپسٹ، جی ڈی ڈیٹا انٹری آپریٹر، لیبارٹری اسسٹنٹ، ورکشاپ اٹینڈنٹ، آٹو الیکٹریشن، ڈرائیور، مالی، جمعدار، ڈارک روم اسسٹنٹ اور ہوسٹل اٹینڈنٹ وغیرہ کی آسامیاں خالی ہیں۔ درخواستیں 20 جنوری 2005ء تک آفیسر انچارج پی او بکس نمبر 1275 جی پی او اسلام آباد کے پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔ مزید تفصیل 19 دسمبر 2004ء کے اخبار جنگ میں ملاحظہ فرمائیں۔

پی ایچ ڈی کیلئے سکالرشپ

ہائرایجوکیشن کمیشن نے آسٹریا میں بلیک ونیچرل سائنسز میں پی ایچ ڈی سکالرشپ کا اعلان کیا ہے۔ درخواستیں مورخہ 22 جنوری 2005ء تک جمع کروائی جاسکتی ہیں۔ درخواست فارم ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی ویب سائٹ سے یا ہائرایجوکیشن کمیشن کے دفاتر اسلام آباد، کراچی، لاہور اور پشاور سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 20 دسمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

- ہائرایجوکیشن کمیشن نے پبلک سیکٹر یونیورسٹیز از خود ڈگری دینے والے اور تحقیق وترقی میں معروف اداروں میں کل وقتی اور باقاعدہ، اساتذہ اور ملازمین سے جرمنی میں انجینئرنگ اور سائنسز میں پی ایچ ڈی کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اس سلسلہ میں درخواست 22 جنوری 2005ء تک جمع کروائی جاسکتی ہیں۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ Visit کریں۔ (www.hec.gov.pk)

☆......☆......☆

ولادت

- مکرم محمد طاہر شیراز صاحب مربی سلسلہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 14 دسمبر 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فارس احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حافظ محمد یعقوب صاحب آف ربوہ کا پوتا اور پیر طارق ندیم صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہے احباب جماعت سے بچے کی صحت والی لمبی اور بابرکت زندگی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب رخصتانہ

- مکرمہ عزیزہ رفیقہ حناء صاحبہ بنت مکرم خواجہ برکات احمد صاحب ناصرآباد شرقی ربوہ کا نکاح 24 نومبر 2003ء کو بعد نماز ظہر بیت مبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے مکرم میاں عبدالرؤف شہزاد صاحب ابن مکرم میاں نسیم احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ سے پڑھا تھا۔ مورخہ 20 نومبر 2004ء کو عزیزہ مذکور کی تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی اس تقریب پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی نے دعا کرائی۔ اگلے روز مکرم میاں نسیم احمد صاحب نے اپنے مکان واقعہ دارالصدر شمالی میں ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے اور سلسلہ عالیہ کیلئے بابرکت فرمائے اور ذریت طیبہ سے نوازے۔

درخواست دعا

- مکرم صوبیدار محمد شریف صاحب کارکن خدام الاحمدیہ کے چھوٹے بھائی مکرم ناصر احمد صاحب پشاور بعارضہ بخار بیمار ہیں اور C.M.H پشاور میں زیرعلاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔
- مکرم خادم حسین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم غلام فرید خان رند صاحب بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان گزشتہ چار ماہ سے بوجہ پراسٹیٹ بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے۔ تاہم ابھی بندش پیشاب کی تکلیف ہے۔ اب دوبارہ ہسپتال میں زیرعلاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور صحت وکاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین

خلفاء سلسلہ کی یادوں کے انمٹ نقوش

قسط اول

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

سیدنا حضرت مصلح موعود

حضرت مصلح موعود کے بارے میں کچھ لکھنا ہوتو کم ازکم سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا طاہراحمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کی عمیق نگاہ اور زوردار قلم کی ضرورت ہے۔حضور کے سوانح حضرت صاحبزادہ صاحب نے شروع کئے تھے۔ایک تو حضرت صاحبزادہ صاحب کا ادب میں بہت بلند مقام تھا۔زبان وقلم کے دھنی اور شاہ سوار پھراس کے ساتھ خانگی حالات اور واقعات کے عینی شاہد۔ یہ ایسی خصوصیات تھیں جن میں آپ کا کوئی ہم پلہ نہیں ہوسکتا تھا۔یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود کی سیرت کی جلد اول دوم جو حضرت ممدوح نے تالیف فرمائیں ان کا رنگ جدا گانہ بلکہ عاشقانہ ہے۔

میں نے نوعمری میں حضور کو دیکھا تھا۔کالج کے زمانے میں عموماً ایک مہینے بعد قادیان سے اپنے گاؤں آنا ہوتا تھا۔جہاں میرے والدین میری آمد کے بیتابی سے منتظر ہوتے تھے۔اگر حضور کا قادیان میں ہی قیام کا پروگرام ہوتا تو ہفتوں اور مہینوں کے گزرنے کا احساس تک نہیں ہوتا تھا یہ ناممکن تھا کہ حضور نے خطبہ جمعہ دینا ہو اور ہم اس سے غیر حاضر رہیں۔ پھر رات کی مجلس عرفان کی اپنی ہی کشش تھی۔ طالب پور بھنگواں کے ایک رئیس ہمارے ایک ہم مکتب چودھری مسعود احمد صاحب ہوتے تھے۔انہیں نماز باجماعت کے لئے تو کہنا پڑتا تھا مگر کیا مجال جو مجلس عرفان میں حاضری کے لئے کسی تحریک کی ضرورت پڑتی۔حضور انور دینی اور دنیاوی معاملات پر نہایت پرمغز اور دلچسپ گفتگو فرماتے اور بڑی بڑی الجھی ہوئی گتھیاں چٹکیوں میں سلجھا دیتے اور ادق مسائل دینیہ ایسی عمدگی سے حل فرماتے کہ ہم ایسے کم فہم بھی پوری طرح سمجھ جاتے۔ پھر ساتھ ہی لطائف بھی بیان فرماتے اور پاکیزہ زبان میں ۔مجلس کو مکمل طور پر گویا گرفت میں رکھتے اور ہر مزاج اور ہر علمی سطح کا شخص آپ کے حسن بیان سے محظوظ ہوتا اور فیض حاصل کرتا تھا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ خواہش رہتی کہ ابھی حضور عشاء کی ندا کا حکم نہ دیں ابھی کچھ اور دیر تک روحانی لذت قلب وذہن پر مستولی رہے۔لوگ دور دراز کے محلوں سے کھنچے چلے آتے تھے اور کچھ بیرون جات سے بھی۔ایک سامع کو کبھی غیر حاضر نہ پایا۔جوریتی چھلہ کے دوسری جانب سے بہرصورت اس محفل روحانیاں میں پہنچ جاتا تھا۔مگر اس نے کبھی آگے بڑھ کر بیٹھنے کی نہ کوشش کی بلکہ آخر میں ہمہ تن گوش بیٹھا رہتا۔ وہ تھے میرے محسن اور مربی حضرت مولانا شیر علی صاحب۔ یہ روحانی جذب وکشش اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو بطور خاص عطا ہوتا ہے۔سیدنا حضرت مسیح موعود کے زمانے میں جب رسل ورسائل کے ذرائع ناقص اور بہت کم تھے۔ ہندوستان کے دوردراز کے علاقوں سے نیز دنیا کے دوسرے ملکوں سے عشاق پروانہ وار اس شمع پر اپنی متاع جان قربان کرنے کے لئے کھنچے چلے آتے تھے اور حضور کے وصال کے بعد خلفاء کو حسب مراتب یہی مقناطیسی قوت عطا ہوئی۔ سچ کہا تھا پنجابی کے شاعر پیر فضل شاہ گجراتی نے کہ ؎

آپے دوردرازتھیں لے آون کھچاں ٹور کے حسن عُریان دیاں
شمع بلے تے آپ ہوجاون کٹھے سدا گھلد ااے کون پروانیاں نوں

آج مجھے پھر اپنے پیارے وہی جو لاکھوں نہیں کروڑوں کے پیارے اور خدائے لم یزل کے محبوب ہیں بہت یاد آئے اگرچہ موسم خزاں کا ہے مگر ان کی یادوں سے میری خزاں بھی بہار میں بدل جاتی ہے اور جب کبھی اداسی اور پریشان حالی اور دل گرفتگی مجھے گھیر لیتی ہے۔تو ان اپنے پیاروں کے ساتھ بیتے ہوئے مہ وسال اور ان کے قدموں میں اپنی وہ نشستیں یاد آتی ہیں۔ جب میں وہاں بیٹھا دنیا و مافیھا کو یکسر بھول جاتا تھا۔ایک ایک واقعہ اور ایک ایک شیریں لمحہ یاد آ کر میری ساری پژمردگی اور زبوں حالی اس سے کافور ہو جاتی ہے اور میں یہ نعرہ لگاتا ہوں۔ ؎

آج پھر موسم بہار آیا
دل میں میرے خیال یار آیا

حیرت ہے کہ عمر کے ڈھلنے کے ساتھ ساتھ یادداشت کمزور ہوتی جاتی ہے مگر ان مہ پاروں کی ساری یادیں نہ بھولی ہیں نہ بھول سکیں گی ۔کیونکہ ان کا ٹھکانہ قلب وذہن کے ایسے نہاں خانوں میں ہے جہاں بھول اور ذھول کا کوئی گزر نہیں۔لقمان حکیم کا قول ہے کہ دو باتوں کی سمجھ نہیں آتی۔ایک یہ کہ انسان پانی استعمال کرتا ہے پھر مرتا کیوں ہے۔دوسرے یہ کہ جب مردے کو پانی سے غسل دیا جاتا ہے تو وہ زندہ کیوں نہیں ہوجاتا وہ تو معروف حکیم تھا، دانا تھا۔گو کہ میں کم فہم اور کوتاہ علم ہوں مگر شاہد ہوں اور قوی دلائل کے ساتھ یہ دعویٰ مسیح پاک پیش کرتا ہوں کہ لاریب آسمانی پانی سے مردے زندہ ہوجاتے ہیں۔اور میرے مرشد کا دعویٰ کئی بار سچا ثابت ہوا بلکہ ہر احمدی کی زندگی اس روحانی پانی سے قائم ہے۔ ؎

میں وہ پانی ہوں جو اترا آسمان سے وقت پر
میں ہوں وہ نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

اور جب اس آسمانی پانی کا چھینٹا اس تن مردہ پر پڑتا ہے۔تو یہ پھر سے زندہ ہوجاتا ہے۔اور بلا مبالغہ میں کئی بار عملاً مر چکا ہوں اور پھر سے ان مسیحا نفسوں کے دم مسیحائی سے زندہ ہوا ہوں ۔ جب میری تیرہ شمی حد سے بڑھ جاتی ہے۔تو مسیحائے زماں جو ''نور خدا'' تھا۔اور جو خود تو الرحیل ثم الرحیل کی پیش خبریوں کے مطابق ہماری آنکھوں سے اوجھل ہوگیا۔مگر وہ اپنے پیچھے ایک ''دائمی قدرت'' چھوڑ گیا۔جس نے تا قیامت ہمارا ساتھ دینا ہے۔ چنانچہ اسی کے جانشینوں کے ذریعہ اسی نور کی کسی ایک کرن نے میری رات کے گھپ اندھیروں کو نور سحر میں تبدیل کر دیا حق یہ ہے کہ اگر اس آسمانی پانی کے چھینٹے مجھ پر نہ پڑتے اور اس ''چشمہ رواں'' سے دو گھونٹ نصیب نہ ہوتے۔ جو میرے لئے ''آب حیواں'' بن گیا تو میں تو مر کر خاک ہو چکا ہوتا۔اوروں کی زندگی کے ذرائع اور موجبات کا تو وہ جانیں میرے جیسے پرتقصیر کے لئے جس کے اعمال کی بُغچی میں کچھ بھی نہیں بالکل خالی ہے۔سیدنا حضرت مسیح دوراں کے ذریعہ اترنے والے آسمانی پانی اور ''نور خدا'' کے بغیر فنا ہی فنا تھی۔اسی لئے تو میں بار بار اپنے ایک بزرگ کا ہم نوا بن کر یہ آرزو کرتا ہوں ۔ ؎

کہاں چھپا ہے تو اے ابر نو بہار برس
برس برس کہ زمانہ ہے بیقرار برس
خدا کرے کہ ملے عمر نوح ساقی کو
یہ پاکباز سلامت رہے ہزار برس

یہ تو اس بزرگ نے سیدنا حضرت مسیح زماں کی زندگی میں تمنا کی تھی لیکن ہم اس دور قدرت ثانیہ میں بھی یہ آرزو کرنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ اسی دور کا تسلسل ہے جو سورۃ نور میں بیان نوید کے مطابق جب تک ہم ایمان پر قائم رہیں گے۔ وہی ''آسمانی پانی'' اور ''وہی نور خدا'' ہم پر بھی برستا رہے گا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کے ساتھ گزرے دنوں کے واقعات تو بہت ہیں لکھنے کا کسے یارا۔ جوں جوں یاد کرتا ہوں آنکھوں سے آنسوؤں کا دھارا۔کچھ ان شیریں لمحوں کی میٹھی یادیں اور کچھ پھر اپنی آج کی محرومیاں۔ یہ عجیب ملغوبہ سا بن جاتا ہے اور میں یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ ؎

اشکوں سے کیونکر سمجھاؤں اپنے دل کا حال تجھے
پانی پر تصویر بنانا میرے بس کی بات نہیں

اور اپنے تصوراتی ناصح سے یہ کہہ کر اس سے جان چھڑاتا ہوں کہ ؎

ناصح کچھ تو سوچ مجھے یہ عشق کہاں لے آیا ہے
اتنی دور سے واپس جانا میرے بس کی بات نہیں

حضور کی ایک نگاہ کرم

22 راگست 1956ء کے دن حضور انور مری سے ربوہ جا رہے تھے کہ برادران فضل الرحمان صاحب پراچہ اور محمد اقبال صاحب پراچہ نے حضور کی ناقہ کی باگیں تھام لیں اور بصد منت دوپہر کا کھانا ان کے ہاں کھانے کی درخواست کی ۔حضور بھی بوجوہ ان پر بے حد مہربان تھے۔ وہ خوش نصیب مری پہنچ کر منظوری حاصل کر چکے ہوں گے۔بہرحال کینال ریسٹ ہاؤس سرگودھا میں حضور اور حضور کے قافلے کی دعوت کا انتظام تھا۔ مجھے بھی پراچہ برادران نے شمولیت کا شرف بخشا۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب، حضرت صاحب کے ساتھ صوفے پر حضور کے بائیں جانب تشریف فرما تھے۔قریباً نصف صدی گزر چکی ہے لیکن حضور جہاں تشریف رکھتے تھے اور جس طرف حضور کا رخ مبارک تھا۔ یہ سارا نقشہ اس وقت ان آنکھوں کے سامنے ہے اور اس بوڑھے ذہن میں اس طور مستحضر ہے۔ گویا کل کا واقعہ ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے میرا تعارف کرایا۔حضور اس عاجز سے مخاطب ہوئے۔ میں حضور کے قدموں میں بیٹھ گیا۔حضور نے جو بات پوچھی میں نے عرض کر دی۔ حضور نے پوچھا کہ یہ تمہاری شہادت شائع کر دی جائے۔ میں نے بصد ادب عرض کیا کہ حضور ضرور شائع فرما دیں۔حضور نے قانونی نکتہ بیان فرمایا ہم وکیل کہلاتے تھے مگر اتنی عقل کہاں کہ موکل اور وکیل کے درمیان جو گفتگو یا مشورہ ہوتا ہے۔ وہ نہ موکل نہ وکیل شائع کرانے کا حق رکھتا ہے کیونکہ وہ Privileged Talk ہوتی ہے اور جو فریق اسے نشر کرے اس پر مقدمہ ہوسکتا ہے اور دوسری طرف میرا وہ نام نہاد موکل بڑا موذی ثابت ہو رہا تھا۔

میں نے بظاہر دلیری سے شاید گستاخی ہو اللہ معاف فرمائے عرض کیا کہ حضور کے خلاف وہ بک بک کر رہا ہے۔ میری جان یا عزت کی تو قیمت ہی کوئی نہیں۔ واقعہ سچ ہے اگر مقدمہ کرے گا تو میں بھگت لوں گا۔ اور میں نے کہا کہ وہ یوں بھی میرے قریبی گاؤں کا رہنے والا ہے۔اگر مقدمہ کرے گا تو میں اس سے دوسری طرح بھی نپٹ لوں گا۔ حضور کو میری ''دلیری'' بھا گئی۔ دوسرے ہی روز الفضل کے پہلے ہی صفحہ پر میرا بیان حضور کے حکم اور اجازت سے شائع ہوا۔جس میں میرا ذکر سرگودھا کے ''معتبر آدمی'' اور ''کامیاب وکیل'' کے الفاظ سے کیا۔محبوبان الٰہی کے ساتھ اللہ کا یہ سلوک رہا ہے۔ ؎

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

میں نہ ''معتبر'' شخص تھا نہ ''کامیاب وکیل'' بس وہ نگاہ پڑی تو میرے لئے کامیابی کے وہ در کھلے کہ میں ان کا سوچ کر بھی حیران ہو جاتا ہوں ۔ بہرحال جو کچھ ہوں اسی نگاہ کرم کے صدقے اور جو میں نہیں بن سکا وہ میری شامت اعمال ۔آخر نومبر 1965ء آ گیا۔حضور اپنے خالق ومالک کے پاس پہنچ گئے۔ایک فدائی صحابی حضرت سعد بن معاذؓ رئیس انصار فوت ہوئے تو رحمت عالمؐ نے فرمایا: سعد کی وفات سے الٰہی عرش جھومنے لگا ہم بھی اللہ کے فضل واحسان سے یہی امید رکھتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے پیش خبری بیان

فرمائی تھی۔ ؎

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

اے میرے آقا و مرشد کی پاک روح تجھ پر سلام۔ آپ کا فرمایا ہوا قول سچا ثابت ہوا۔ آج 40 سال کے قریب عرصہ آپ کی وفات کو ہو چکا ہے۔ وہ قول 1965ء میں بھی سچا تھا۔ اور آج بھی زمین اور آسمان اور فضائیں گواہ رہیں کہ سارے کروڑوں نیک بندے یہی دعائیں کررہے ہیں کہ ع

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث

اب ابتلائے عظیم 1965ء کے خونچکاں واقعات کو ادھورا چھوڑ کر کہ مجھے نومبر 65ء کے دلدوز واقعات یاد کر کے اور ان کی قدرے تفصیل بیان کرنے سے خطرہ ہے۔ کہ میرا زخمی دل ساتھ نہ چھوڑ دے۔ الختصر یہ کہ گو حضور کی یادیں پرانی ہو چکی ہیں پھر بھی انہی کی یادیں میری زندگی کا سہارا بنی ہوئی ہیں۔ ہماری زندگی میں تو یہ پہلا بڑا سانحہ تھا۔ کہ حضرت مصلح موعود جیسا امام ہمیں چھوڑ گیا تھا۔ جس نے 52 سال تک الٰہی تائیدات اور نصرتوں سے جماعت کا نہایت درخشاں ناک نقشہ قائم کیا تھا۔ اس سے جماعت پر ایک زلزلہ سا آ گیا تھا۔ اسی قسم کا جیسا 26 مئی 1908ء کو جماعت کو جھٹکا لگا تھا۔ قدم ڈگمگا رہے تھے۔ دماغ پریشان مگر آنکھیں مسلسل آسمان پر جمی ہوئی تھیں۔ غیروں کے گھروں میں شادیانے کہ اتنا بڑا جماعت کا لیڈر گزر گیا ہے۔ تو پیچھے کچھ بھی نہیں بچا مگر جسے اللہ نے قائم ودائم رکھنے کا فیصلہ کرلیا ہو اس کو کیا غم۔ پھر حبل اللہ آسمان سے نازل ہوئی اور پھر غمزدوں اور درد کے ماروں نے بھاگ کر اسے پکڑ لیا گو جانیوالے کا غم بہت تھا تاہم اسی کے لخت جگر کو اللہ نے پھر اسی مقام پر لا کھڑا کر دیا۔ اور اس نے بلبلاتی قوم کے دھڑکتے دلوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر انہیں قرار عطا کیا۔ اور ہم نے ایسا محسوس کیا کہ جس طرح دریا کی طغیانی میں بہتے جارہے تھے اور یہ سیلاب ایسا قیامت کا نمونہ تھا کہ جو ہمیں بہائے لے جارہا تھا کہ یکدم قــم بــاذنــی کی آسمانی ندا نے گرتے ہوؤں کو تھام لیا۔ ڈوبتے ہوؤں کو بچالیا اور وہ جو دریا کی طغیانی کی لہروں کی نذر ہو چکے تھے اور دشمن ان کی غرقابی کا نظارہ کرنے میں خوش تھا اور بغلیں بجا رہا تھا۔ انہیں مالک الملک نے پھر بحفاظت ساحل پر اتار دیا۔ وہ بڑا رحیم وکریم ہے۔ اپنے غریب بندوں کو بھلا کب غم والم میں اکیلا چھوڑ دیتا۔ اس نے صدمات سے چور بندوں کی فریادوں کو سنا انہیں بپایہ قبولیت جگہ دی اور حضرت سیدنا حافظ ناصر الدین کو اپنے ہاتھوں منتخب کرا کر ہماری باگ ڈور اس کو سونپ دی۔ ایک رات حضرت مصلح موعود کو اللہ قدیر نے بلایا اور دوسری رات پھر برستی آنکھوں نے مژدہ سنا کہ سیدنا حضرت میرزا ناصر احمد صاحب خلیفہ چنے گئے ہیں۔

خنک چاندنی رات بیت مبارک کے مین گیٹ کے آگے انتظار کی وہ گھڑیاں کس قدر کربناک تھیں وہ دلفگار خاموش سسکیاں اب تک یاد ہیں۔ آخر ایک صاحب سب سے پہلے باہر آئے اور اعلان کر دیا کہ حضرت میرزا ناصر احمد صاحب منتخب ہوگئے۔ آنسو بھی عجیب اللہ کی نعمت ہیں۔ پہلے قریباً 20,18 گھنٹے اس حال میں آنسو بہائے کہ ہمارے سروں پر سائبان نہیں رہا تھا۔ اور جب نیا آسمانی تحفہ ملا تو وہی آنکھیں اور وہی ان کا پانی شکران نعمت میں بھی جاری رہا۔ سوچتا ہوں کہ غم والم کے آنسو اور شکرانے کے آنسو ایک ہی مادے سے کشید کئے جاتے ہیں۔ فرق ہے تو صرف یہ کہ وہ ارمانوں کے جنازے پر اور یہ تمناؤں اور آرزوؤں کے پودوں پر شگفتگی اور بہار آنے پر۔

حضرت مصلح موعود کی تدفین کے بعد سیدی حضرت میرزا ناصر احمد صاحب نے بیت مبارک میں جو لوگ اس وقت حاضر تھے اور ان کی تعداد بسیار تھی انہیں شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ اس عاجز کو 21,20 سال سے حضور کی چاکری کا شرف حاصل رہا تھا۔ جب میری باری آئی تو حضرت ممدوح نے ازراہ بندہ نوازی ایک منٹ کے قریب میرے ساتھ مختصر دو باتیں کیں اور شاید یہ انوکھا اعزاز اس خادم کے حصہ میں ہی آیا۔ حضور کی من موہنی عادات اور صفات کا شمار ممکن نہیں۔ چند ماہ قبل ہائی کورٹ لاہور کے فاضل جج نے ان دونوں بھائیوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور سیدنا حضرت صاحبزادہ میرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کا ذکر نہایت ادب احترام اور عقیدت کے ساتھ کیا اور ہر دو کی صفات حسنہ کا الگ الگ حسین پیرائے میں تذکرہ کیا۔ کیونکہ جج صاحب موصوف دونوں حضرات کو مختلف مواقع پر مل چکے تھے۔ ایک بظاہر پرائے سے خوبصورت باتیں سن کر مجھے دلی فرحت نصیب ہوئی۔

حضور کے انتخاب کے روز ہی میں نے دل ہی دل میں فیصلہ کرلیا کہ حضور اب بہت عالی منصب پر فائز ہو چکے ہیں۔ اب وہ پہلے سی بے تکلفی اور صبح شام کی ملاقاتیں نہیں رہیں گی کچھ فاصلہ رکھنا پڑے گا۔ مگر اللہ والوں کے حوصلے بھی بڑے ہوتے ہیں گو حالات بھی بدل چکے تھے اور حضور کی حالت ذاتی میں بھی ایک انقلاب آفریں تبدیلی آچکی تھی اور مصروفیات دینیہ بھی بہت بڑھ چکی تھیں اور گویا عالم یہ تھا کہ ؎

چپکے چپکے شباب ان پہ آ ہی گیا
رفتہ رفتہ زمیں آسماں ہو گئی
اس طرف حسن میں اک اضافہ ہوا
اس طرف اک تمنا جواں ہو گئی

مگر وہ جو 20 سال سے باران رحمت کی شکل میں رم جھم برستا رہا تھا۔ اب وہ ساون کی جھڑی کی صورت فضل واحسان، مروت وشفقت میں موسلا دھار مینہ کی طرح برسنا شروع ہوا اور یہ سلسلہ حضور کی وفات تک چلتا رہا۔ غلام پر آقا اگر مہربان ہو تو وہ بھی آگے سے نخرے کرنا شروع کر دیتا ہے۔ مگر اس شاہی خاندان خصوصاً منتخب افراد کے غلام پروری کے اسلوب بھی دنیا جہان سے الگ اور نرالے تھے۔ بڑے وقار اور وفاداری کے ساتھ ہماری اطاعت اور ممنونیت اور عقیدت میں لپٹی ہوئی دیوانگی کو بھی پسند فرماتے رہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے میرے محترم بھائی ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے جو بہت ذکی الحس تھے کسی طرح بھانپ لیا اور مجھے اعتماد میں لے کر قدرے مفہوم اور متفکر ہو کر ذکر کیا کہ حضرت صاحب اسلام آباد اور جہلم وغیرہ سے آتے جاتے ہمیں کوئی اطلاع نہیں دیتے۔ اور نہ ہمیں لب سڑک ملاقات اور زیارت کا شرف عطا ہوتا ہے۔ پہلے یہ حال تھا کہ حضور جہلم میں صاحبزادہ میرزا منیر احمد صاحب کے ہاں مقیم تھے۔ روانگی سے پہلے محترم حافظ صاحب کو فون کیا کہ فاتح الدین بول رہا ہوں۔ آج فلاں وقت کے قریب سرگودھا سے گزروں گا۔ حافظ صاحب کہتے تھے مجھے حیرت ہوئی اور پہلے تو میں سمجھ ہی نہ سکا پھر فوراً سنبھل کر عرض کیا۔ حضور بہت اچھا۔ چنانچہ سرگودھا ریمونٹ ڈپو کے سامنے ہم حضرت میرزا عبدالحق صاحب کی قیادت میں موجود تھے۔ وہیں سڑک کے ایک طرف کھڑے ہو کر حضور نے ملاقات کا شرف عطا کیا۔ اور کار کے بونٹ پر چائے کی پیالی رکھ کر نوش فرمائی۔ فرمایا کہ یہاں چائے ٹھنڈی نہیں ہوگی یہ میز بہتر ہے۔

حافظ صاحب نے اپنی فکر مندی سے مجھے بھی پریشان کر دیا۔ تو میں نے حضور کو خط لکھا کہ حضور کے ارادتمند تو سرگودھا میں ہزاروں ہیں مگر حضور کا نوکر ہونے کا اعزاز شاید صرف مجھے ہی حاصل ہے اور آقا اگر غلام کے گھر آ جائے تو گو آقا کے مقام ومرتبت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ مگر غلام کی خوشی اور خوش بختی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا۔ حضور مجھے اگر پتہ چل جائے کہ حضور سرگودھا سے گزر رہے ہیں تو میں حضور کی سواری کی باگ تھام کر اپنے گھر لے آوں گا۔ چند منٹوں سے حضور کچھ فرق نہیں پڑتا۔ حضور نے جواب میں لکھوایا کہ ربوہ سے چلیں تو سرگودھا سے آگے طویل سفر باقی ہوتا ہے اور ربوہ کی طرف آ رہے ہوں تو سرگودھا آنے سے پہلے ہی گویا ربوہ نظروں میں آ جاتا ہے اس لئے سرگودھا میں رکنا دونوں صورتوں میں ممکن نہیں ہوگا ورنہ مجھے تمہارے گھر آنے میں باک نہیں اور پہلے آ بھی چکا ہوں۔ وہ جواب میں نے بھائی حافظ مسعود احمد صاحب کر پڑھا دیا۔ جس سے ہمارے دلوں میں قدرے شگفتگی آ گئی۔

میں پہلے کسی مضمون میں لکھ چکا ہوں کہ حضور احمد نگر اور نصرت آباد کی زمینوں پر جاتے تھے۔ میں کیسے سونگھ لیتا تھا کہ حضور کا پروگرام ہے زمینوں پر جانے کا۔ شاید کوئی دن مقرر ہوتے تھے۔ بہر حال یہ کبھی نہ ہوا کہ میں پہلے دفتر میں حاضر نہ ہوا ہوں۔ حضور نیچے تشریف لاتے سلام کرتا تو مجھے ارشاد فرماتے اپنی موٹر یہیں کھڑی کر دو اور میرے ساتھ بیٹھو۔ میں حضور کے ساتھ ویگن میں بیٹھ جاتا۔ حضرت صاحبزادہ میرزا منصور احمد صاحب اکثر ساتھ جاتے۔

ایک دن احمد نگر میں کنو کے باغ میں حضور پھر رہے تھے کہ فرمایا چھوٹی سی مشین ہے جو درختوں کو کاٹتی ہے۔ میں نے امپورٹ کرنا چاہی تو پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ بڑا لمبا پروسیجر ہے۔ میں نے عرض کیا حضور مجھے حکم دیتے میں حال ہی میں یورپ سے آیا ہوں ساتھ لے آتا۔ مجھ سے چھوٹی سی مشین کا کس نے پوچھنا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور .A.C پنڈی میرا عزیز ہے۔ ہوائی جہاز کے پاس پہنچا ہوا تھا۔ اور نہ میرے پاس کوئی چیز تھی نہ .A.C صاحب کی معیت کے باعث کسی نے تعرض کیا۔ حضور نے فرمایا ''تم کام تو نکال لیتے ہو''۔

میں نے عرض کیا کہ حضور میں اس دفعہ کوکا کولا بنانے والی مشین یورپ سے لایا حالانکہ وہ کافی بڑی تھی۔ اسلام آباد ایئر پورٹ پر کسٹم والوں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ کوکا کولا بنانیوالی فیکٹری۔ وہ افسر حیران ہوا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ میں نے کہا ہمارے بڑے نون نور حیات صاحب نون ایم۔ این۔ اے نے لاہور میں بڑی فیکٹری لگائی ہوئی ہے۔ میں چھوٹا سا نون ہوں۔ ''چھوٹی سی فیکٹری'' میں بھی لے آیا ہوں۔ وہ مسکرایا تو پھر لے جاؤ ہمارے پاس اس پر ٹیکس لگانے کا کوئی شیڈول نہیں ہے۔

مجھے گھر والوں نے ایک دن ربوہ بھیجا کہ حضور سے عبدالبصیر بیٹے کے نکاح پڑھانے کی منظوری اگر لے سکو۔ میں شام کے وقت حاضر ہوا۔ میں نے کہا حضور جس دن جس وقت جس ماہ جس سال حضور کو فرصت ہو۔ اس عاجز کے بیٹے کا نکاح پڑھا دیں تو عنایت ہوگی۔ حضور نے وعدہ فرما لیا۔ اور پھر گھوڑ دوڑ ہو رہی تھی حضور خود تشریف فرما تھے۔ میں بھی حضور کے قدموں میں بیٹھا ہوا تھا۔ حضور نے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کروا دیا کہ جب عبدالبصیر نون گھوڑا دوڑانے کے لئے میدان میں آئے تو اعلان کر دینا کہ اگر عبدالبصیر کلّہ اٹھا لے گیا تو میں آج ہی اس کا نکاح پڑھا دوں گا چنانچہ بصیر کلّہ اٹھا کر لہراتا ہوا لے گیا اور حضور نے اسی شام نکاح پڑھا دیا۔ بلکہ اس سے پہلے اس کے لئے رشتہ کی تجویز میں نے حضور کی خدمت میں کاکول میں پیش کی تو حضور نے فرمایا تم نہ بات کرنا میں ربوہ آیا تو مجھے یاد کرا دینا۔ چنانچہ خود حضور کے ہاتھوں ہی یہ فیصلہ بھی ہوا تھا اور پھر حضور اس کی برات میں بھی سیدہ حضرت بیگم صاحب کے ساتھ شامل ہوئے۔

پھر میں نے عرض کیا کہ حضور تین بیٹیاں ہیں ان کے لئے دعا کریں کوئی مناسب رشتے ہو جائیں تو فرمایا جو تجویز تمہارے پاس آئے تم مجھے بتا دینا فیصلہ میں خود کروں گا۔ دلربائی اور دلداری اور بندہ نوازی کے عجیب انداز تھے۔ مختصر سی بات کر کے دل جیت لینا یہ حضور کا ایک نہایت حسین طریق تھا۔ ؎

شکر خدا گزر گئی رازونیاز میں ہی عمر
مجھ کو بھی ان سے عشق تھا ان کو بھی مجھ سے پیار تھا

21,20 سال کا ساتھ یادوں کی برات ہے۔ یادیں ایک کے بعد دوسری قطاریں باندھے کھڑی ہیں۔ ساری تو نہیں لکھی جاسکتیں۔

واحسرتا وہ بھی چل بسے۔ بجا کہ موت اٹل حقیقت ہے لیکن یہ ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے کہ جانے والا سینہ و دل پر ایک سلگتا ہوا انگارہ دے جاتا ہے۔

تنظیم لجنہ اماء اللہ کے اغراض و مقاصد

درثمین صاحبہ

دین حق دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس نے پہلی بار عورتوں کے حقوق کی ضمانت دی تھی اور عورت کو ایک اعلیٰ وارفع مقام عطا کیا۔ آنحضرت ﷺ عورتوں کے لئے رحمت بن کر دنیا میں آئے اور آپؐ نے عورت کو پاتال کی گہرائیوں سے اٹھا کر عرش کی بلندیوں تک پہنچا دیا اور یہ اعلان فرمایا کہ

الجنۃ تحت اقدام الامھات کہ اگر جنت ڈھونڈنا چاہتے ہو تو ماں کے قدموں تلے تلاش کرو۔ پھر Ladies First کا نعرہ اور عورتوں کو آبگینوں کے خطاب سے نوازا۔ جہاں آپؐ نے اس بلند مقام سے نوازا وہاں عورت کو اولاد کی تربیت کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا۔

آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے کی توفیق عطا ہوئی اور ہم ایک امام کے پیچھے چل کر اس کی راہنمائی میں دینی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متعدد بار توجہ دلائی اور اپنی تقاریر اور تحریرات میں قیمتی نصائح سے نوازا۔

حضرت مصلح موعود نے جماعت کے تنظیمی ڈھانچے کو قائم کر کے ہم سب پر احسانات کئے اور آپ کے احسان کا یہ دائرہ صرف مردوں کے لئے نہیں تھا بلکہ آپ نے اپنے دور خلافت کے ابتدائی سالوں میں ہی خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک تنظیم قائم کرنے کا ارادہ فرمالیا تھا تا کہ خواتین اپنی تنظیم کے لائحہ عمل کی پیروی کرتے ہوئے اعلیٰ کردار کی حامل ہوں اور دینی و دنیاوی تعلیمات سے آراستہ ہو کر اپنی اولاد کی بہتر رنگ میں پرورش کرسکیں تا احمدیت کا مستقبل روشن اور تابناک بناسکیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے 15 دسمبر 1922ء کو اپنے قلم سے قادیان کی خواتین کے نام ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں عورتوں کی تنظیم کے اغراض و مقاصد اور خدوخال بیان فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

ہماری پیدائش کی جو غرض و غایت ہے اس کو پورا کرنے کے لئے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں میں اب تک اس کا احساس پیدا نہیں ہوا کہ ...... ہم سے کیا چاہتا ہے؟ ہماری زندگی کس طرح صرف ہونی چاہئے۔ جس سے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے مرنے کے بعد بلکہ اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوسکیں۔

اگر غور کیا جائے تو اکثر عورتیں اس امر کو محسوس نہیں کریں گی کہ روزمرہ کے کاموں کے سوا کوئی اور بھی کام کرنے کے قابل ہے یا نہیں۔

دشمنان ...... میں عورتوں کی کوششوں سے جو روح بچوں میں پیدا کی جاتی ہے اور جو بدگمانی ...... کی نسبت پھیلائی جاتی ہے اس کا اگر کوئی توڑ ہوسکتا ہے تو وہ عورتوں ہی کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے اور بچوں میں اگر قربانی کا مادہ پیدا کیا جاسکتا ہے تو وہ بھی ماں ہی کے ذریعہ سے کیا جاسکتا ہے۔ پس علاوہ اپنی روحانی و علمی ترقی کے آئندہ جماعت کی ترقی کا انحصار بھی زیادہ تر عورتوں ہی کی کوشش پر ہے۔ چونکہ بڑے ہو کر جو اثر بچے قبول کرسکتے ہیں وہ ایسا گہرا نہیں ہوتا جو بچپن میں قبول کرتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کی اصلاح بھی عورتوں کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے۔

ان امور کو مدنظر رکھ کر ایسی بہنوں کو جو اس خیال کی مؤید ہوں اور مندرجہ ذیل باتوں کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہوں دعوت دیتا ہوں کہ ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے مل کر کام شروع کریں۔ اگر آپ بھی مندرجہ ذیل باتوں سے متفق ہوں تو مہربانی کر کے مجھے اطلاع دیں تا کہ اس کام کو جلد شروع کردیا جائے۔

1۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ عورتیں باہم مل کر اپنے علم کو بڑھانے اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔

2۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے لئے ایک انجمن قائم کی جائے تا کہ اس کام کو باقاعدگی سے جاری رکھا جاسکے۔

3۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس انجمن کو چلانے کے لئے کچھ قواعد ہوں جن کی پابندی ہر رکن پر واجب ہو۔

4۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ قواعد وضوابط سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ ...... کے مطابق ہوں اور اس کی ترقی اور اس کے استحکام میں ممد ہوں۔

5۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ جلسوں میں ...... کے مختلف مسائل خصوصاً ان پر جو اس وقت کے حالات کے متعلق ہوں مضامین پڑھے جائیں اور وہ خود اراکین انجمن کے لکھے ہوں تا کہ اس طرح علم کے استعمال کرنے کا ملکہ پیدا ہو۔

6۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ علم بڑھانے کے لئے ایسے مضامین پر جنہیں انجمن ضروری سمجھے ...... کے واقف لوگوں سے لیکچر کروائے جائیں۔

7۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفہ وقت ہو اس کی تیار کردہ اسکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں۔

8۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ تم اتحاد جماعت کو بڑھانے کے لئے ایسی ہی کوشاں رہو جیسے کہ ہر ...... کا فرض قرآن کریم، ...... اور حضرت مسیح موعود نے مقرر فرمایا ہے اور اس کے لئے ہر ایک قربانی کو تیار رہو۔

9۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ اپنے اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رہو اور صرف کھانے پینے پہننے تک اپنی توجہ کو محدود نہ رکھو۔ اس کے لئے ایک دوسری کی پوری مدد کرنی چاہئے۔ اور ایسے ذرائع پر غور اور عمل کرنا چاہئے۔

10۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھو اور ان کو دین سے غافل اور بددل اور سست بنانے کی بجائے چست، ہوشیار، تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ۔ اور دین کے مسائل جس قدر معلوم ہوں ان سے ان کو واقف کرو اور خدا، رسولؐ، مسیح موعود اور خلفاء کی محبت، اطاعت کا مادہ ان کے اندر پیدا کرو۔ ...... کی خاطر اور اس کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیاں خرچ کرنے کا جوش ان میں پیدا کرو۔ اس لئے اس کام کو بجالانے کے لئے تجاویز سوچو اور ان پر عمل درآمد کرو۔

11۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ جب مل کر کام کیا جائے تو ایک دوسرے کی غلطیوں سے چشم پوشی کی جائے اور صبر اور ہمت سے اصلاح کی کوشش کی جائے نہ کہ ناراضگی اور خفگی سے تفرقہ بڑھایا جائے۔

12۔ چونکہ ہر ایک کام جب شروع کیا جائے تو لوگ اس پر ہنستے ہیں اور ٹھٹھا کرتے ہیں اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ لوگوں کی ہنسی اور ٹھٹھے کی پرواہ نہ کی جائے اور بہنوں کو الگ الگ مہنوں یا طعنوں یا مجالس کے ٹھٹھوں کو بہادری و ہمت سے برداشت کا سبق اور اس کی طاقت کا مادہ پیدا کرنے کا مادہ پہلے ہی سے حاصل کیا جائے تا کہ اس نمونہ کو دیکھ کر دوسری بہنوں کو بھی اس کام کی طرف توجہ پیدا ہو۔

13۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ اس خیال کو مضبوط کرنے کے لئے اور ہمیشہ کے جاری رکھنے کے لئے اپنی ہم خیال بنائی جائیں۔ اور یہ کام اس صورت میں چل سکتا ہے کہ ہر ایک بہن جو اس مجلس میں شامل ہو اپنا فرض سمجھے کہ دوسری بہنوں کو بھی اپنا ہم خیال بنائے گی۔

14۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ اس کام کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے صرف وہی بہنیں انجمن کی کارکن بنائی جائیں جو ان خیالات سے پوری متفق ہوں اور کسی وقت خدانخواستہ کوئی متفق نہ رہے تو وہ بطیّب خاطر انجمن سے علیحدہ ہو جائے یا بصورت دیگر علیحدہ کی جائے۔

15۔ چونکہ جماعت کسی خاص گروہ کا نام نہیں۔ چھوٹے بڑے۔ غریب امیر سب کا نام جماعت ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس انجمن میں غریب امیر کی کوئی تفریق نہ ہو۔ بلکہ غریب اور امیر دونوں میں محبت اور مساوات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اور ایک دوسرے کی حقارت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا مادہ دلوں سے دور کیا جائے کہ باوجود مدارج کے فرق کے اصل میں سب مرد بھائی بھائی اور سب عورتیں بہنیں بہنیں ہیں۔

16۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ عملی طور پر خدمت ...... کے لئے اور اپنی غریب بہنوں اور بھائیوں کی مدد کے لئے بعض طریق تجویز کئے جائیں اور ان کے مطابق عمل کیا جائے۔

17۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ چونکہ سب مدد اور سب برکت اور سب کامیابیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ اس لئے دعا کی جائے اور کروائی جائے۔ ہمیں وہ مقاصد الہام ہوں جو ہماری پیدائش میں اس نے مدنظر رکھے ہیں اور ان مقاصد کے پورا کرنے کے لئے بہتر سے بہتر ذرائع پر اطلاع اور پھر ان ذرائع کے احسن سے احسن طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی اپنے فضل سے راہنمائی کرے اور اس کام کو اپنی مرضی کے مطابق ہمیشہ کے لئے جاری رکھے۔ یہاں تک کہ اس دنیا کی عمر تمام ہو جائے۔

اگر آپ ان خیالات سے متفق ہیں اور ان کے مطابق اور موافق قواعد پر جو بعد میں انجمن میں پیش کر کے پاس کئے جارہے ہیں اور کئے جائیں گے عمل کرنے کے لئے تیار ہوں تو مہربانی کر کے اس کاغذ پر دستخط کردیں۔ بعد میں ان قواعد پر ہر ایک بہن سے علیحدہ علیحدہ دستخط لے کر اقرار و معاہدے لئے جائیں گے"۔

حضرت مصلح موعود کی ہدایت کے مطابق 25 دسمبر 1922ء کو اس تحریر پر دستخط کرنے والی خواتین حضرت اماں جان کے گھر جمع ہوئیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مختصر خطاب فرمایا اور اس کے ساتھ ہی لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا قیام عمل میں آگیا اور خواتین مبارکہ کی مقدس قیادت میں یہ قافلہ اپنی منزل کی طرف بڑی تیزی سے سفر پر روانہ ہوا اور ایک منظّم تنظیم کی شکل اختیار کرگیا۔ حضور کی ہدایات کی روشنی میں احمدی خواتین نے اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے اور دینی تعلیم و تربیت میں پرورش پانے کے لئے مساعی شروع کی اور مختلف دینی مہمات میں صف اول کی مجاہدات ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس کا اظہار اپنوں نے ہی نہیں بلکہ غیروں نے بھی کیا کہ احمدی عورتوں کی تنظیم اصلاح معاشرہ میں اہم کردار ادا کررہی ہے۔ دو

مثالیں تنظیم کے قیام کے ابتدائی ایام کی پیش کی جا رہی ہیں لیکن اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد اور وقار پہلے سے بہت بڑھ چکے ہیں جب ابھی ابتدائی دور تھا اور جماعت ہر لحاظ سے نسبتاً بہت کمزور اور غیر معروف تھی۔ اس وقت بھی جماعتی تنظیموں کا بہ نظر غور جائزہ لینے والوں نے اس تنظیم میں عظمت کے ایسے آثار دیکھے تھے جن کا نوٹس لئے بغیر وہ نہ رہ سکے۔

تحریک سیرت کے مشہور لیڈر مولانا عبدالمجید قرشی نے اپنے اخبار ”تنظیم“ امرتسر میں لکھا:

”لجنہ اماء اللہ قادیان“ احمدیہ خواتین کی انجمن کا نام ہے۔ اس انجمن کے ماتحت ہر جگہ عورتوں کی اصلاحی مجالس قائم کی گئی ہیں۔ اور اس طرح ہر وہ تحریک جو مردوں کی طرف سے اٹھتی ہے خواتین کی تائید سے کامیاب بنائی جاتی ہے۔ اس انجمن نے تمام خواتین کو سلسلہ کے مقاصد کے ساتھ عملی طور پر وابستہ کر دیا ہے۔ عورتوں کا ایمان مردوں کی نسبت زیادہ مخلص اور مربوط ہوتا ہے۔ عورتیں مذہبی جوش کو مردوں کی نسبت زیادہ محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی جس قدر کارگزاریاں اخبار میں چھپ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ کی نسبت زیادہ مضبوط اور پُرجوش ہوں گی اور احمدی عورتیں اس چمن کو تازہ دم رکھیں گی جس کا مرور زمانہ کے باعث اپنی قدرتی شادابی اور سرسبزی سے محروم ہونا لازمی تھا“۔

اسی طرح لجنہ کے ماہنامہ ”مصباح“ کو پڑھ کر ایک آریہ سماجی اخبار ”تیج“ کے ایڈیٹر نے یہ لکھا:

”میرے خیال میں یہ اخبار اس قابل ہے کہ ہر ایک آریہ سماجی اس کو دیکھے۔ اس کے مطالعہ سے انہیں احمدی عورتوں کے متعلق جو یہ غلط فہمی ہے کہ وہ پردہ کے اندر بند رہتی ہیں اس لئے کچھ کام نہیں کرتیں فی الفور دور ہو جائے گی اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ عورتیں باوجود ...... کے ظالمانہ حکم کے طفیل پردہ کی قید میں رہنے کے کس قدر کام کر رہی ہیں۔ اور ان میں مذہبی اخلاص اور تبلیغی جوش کس قدر ہے۔ ہم استری سماج قائم کر کے مطمئن ہو چکے ہیں۔ لیکن ہم کو معلوم ہونا چاہئے کہ احمدی عورتوں کی ہر جگہ باقاعدہ انجمنیں ہیں اور جو وہ کام کر رہی ہیں اس کے آگے ہماری استری سماجوں کا کام بالکل بے حقیقت ہے۔ مصباح کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ احمدی خواتین ہندوستان، افریقہ، عرب، مصر، یورپ اور امریکہ میں کس طرح اور کس قدر کام کر رہی ہیں۔ ان کا مذہبی احساس اس قدر قابل تعریف ہے کہ ہم کو شرم آنی چاہئے۔ چند سال ہوئے ان کے امیر نے ایک ...... کے لئے پچاس ہزار روپے کی اپیل کی اور یہ قید لگا دی کہ یہ رقم صرف عورتوں کے چندہ سے ہی پوری کی جائے۔ چنانچہ پندرہ روز کی قلیل مدت میں ان عورتوں نے پچاس ہزار کی بجائے پچپن ہزار روپیہ جمع کر دیا“۔

لجنہ اماء اللہ تنظیم کے اغراض و مقاصد اور اس کے شیریں ثمرات کی ایک جھلک آپ نے ملاحظہ کی ہے۔

اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں لجنہ اماء اللہ کے ایک عظیم محسن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتی ہوں جنہوں نے تنظیم لجنہ اماء اللہ کو فعال بنانے، اس میں وسعت پیدا کرنے اور احمدی عورت کے مقام کو بلند کرنے میں عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے ذیلی تنظیموں کو 1989ء میں وسعت دے دی اور ہر ملک میں اس کا قیام عمل میں لایا گیا جو براہ راست خلیفۃ المسیح کو جواب دہ ہوں گے۔ آپ نے دین میں عورت کے مقام کو اپنی تقاریر کا موضوع بنایا۔ آپ نے تربیت اولاد کی عظیم ذمہ داری کی طرف احمدی ماؤں کو توجہ دلائی۔ دعوت الی اللہ کی عالمگیر تحریک میں عورتوں کو جھونک دینے کی تلقین فرمائی۔

آج ہم آپ کے احسانات کا بدلہ اسی صورت میں اتار سکتی ہیں کہ ہم خواتین اپنی تنظیم کے اغراض و مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے گھروں میں قیام نماز کے لئے فعال مساعی کریں، اپنے بچوں کی حقیقی دینی رنگ میں تربیت کریں اور اپنے گھروں کے ماحول کو جنت نظیر بنا دیں اور دعوت الی اللہ کے فریضہ میں لگ کر دنیا کو اس روشنی سے منور خوشبو سے معطر کر دیں۔ تبھی ہم اپنی تنظیم کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے والی بن سکیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ماخوذ

بے خوابی کا غذا کے ذریعہ علاج

اگر آپ کو ٹھیک سے نیند نہیں آتی تو ہو سکتا ہے کہ اس کی ذمے دار آپ کی غذا میں بعض لازمی مقویات کی کمی ہو۔ ان مقویات کی کمی کے باعث آپ تھکن، دباؤ، اضمحلال یا تشویش محسوس کرتے ہوں اور اس وجہ سے رات میں بار بار آنکھ کھل جاتی ہو اور دوبارہ سونے میں دقت ہوتی ہو یا ایک بار جاگنے کے بعد آپ تارے ہی گنتے رہتے ہوں اور نیند آنکھوں سے دور ہی رہتی ہو۔ ایک ماہر غذا نے بعض ایسی غذائیں تجویز کی ہیں جو مندرجہ بالا کیفیتوں سے چھٹکارا حاصل کرنے اور ضرورت کے مطابق نیند اور آرام کے حصول میں بہت مدد دے سکتے ہیں۔

دلیا

دلیے میں نشاستہ خوب ہوتا ہے جو توانائی میں اضافہ کرتا ہے اور پیٹ بھی بھر دیتا ہے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ نشاستے سے سیرونین نامی کیمیائی مادے میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے مزاجی کیفیت پر اچھا اثر پڑتا ہے، تشویش میں کمی آتی ہے اور نیند کا انداز بہتر ہو جاتا ہے۔ سونے سے پہلے تھوڑا سا دلیہ کھا لیا جائے تو بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ دلیے میں غذائیت بہت ہوتی ہے اور چکنائی بہت کم ہوتی ہے۔

روٹی

روٹی میں بھی سیرونین بڑھانے والا نشاستہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حیاتین ب مرکب (وٹامن بی کمپلیکس) بھی ہوتا ہے۔ ان دونوں کی مشترکہ خاصیت سکون بخش اثرات مرتب کرتی ہے۔ چوکر والی روٹی میں ریشہ، حیاتین ب مرکب اور کیلشیم خوب ہوتا ہے۔

میوے کی گری

اس میں حیاتین ب (وٹامن بی)، پروٹین اور سیلینیم کی مقدار بہت ہوتی ہے۔ سیلینیم کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے مزاجی کیفیت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں اور دباؤ میں کمی آتی ہے۔ سیلینیم سب سے زیادہ برازیل نٹ یا جوز برازیل میں پایا جاتا ہے۔

میوے کی گری (مغزیات) میں پروٹین بھی خوب ہوتا ہے اگر جسم میں پروٹین کی کمی ہو تو تشویش اور اضمحلال پیدا ہوتا ہے۔ گری میں ایسے امینو ایسڈ بھی پائے جاتے ہیں جو جسم میں سکون بخش کیمیائی مادہ پیدا کرتے ہیں البتہ گری میں چکنائی زیادہ ہوتی ہے لہٰذا حرارے بھی زیادہ ہوتے ہیں لیکن یہ چکنائی غیر سیر شدہ ہوتی ہے، اس لئے اس میں کولیسٹرول زیادہ نہیں ہوتا۔ گری میں جست بھی کافی ہوتا ہے اور گوشت نہ کھانے والوں کے لئے گری پروٹین کے حصول کا ایک اچھا ذریعہ ہے۔

روغنی مچھلی

ٹیونا اور دیگر روغنی مچھلیوں میں کیلشیم خوب ہوتا ہے جس کی کمی سے اکثر تشویش کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے، لہٰذا اگر اپنی غذا میں ہم روغنی مچھلی کو مناسب مقدار میں شامل کریں تو تشویش کے باعث پیدا ہونے والی بے خوابی میں کمی ہو جاتی ہے۔ روغنی مچھلی میں اومیگا 3 نامی بنیادی روغنی تیزاب ہوتے ہیں جن کی وجہ سے دماغ میں روغنی تیزاب کی سطح بہتر ہوتی ہے اور کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔ روغنی تیزاب سے خون میں چکنائی بھی کم ہوتی ہے اور فشار خون اور امراض قلب کا خطرہ بھی کم ہوتا ہے۔ یہ چکنائی کینولا آئل میں بھی ہوتی ہے۔

کیلا

کیلے میں پوٹاشیم زیادہ ہوتا ہے۔ اعصاب کی کارکردگی کے لئے یہ معدن نہایت اہم ہے اس کی کمی سے اضمحلال پیدا ہوتا ہے جو بے خوابی کا باعث ہوتا ہے اس کیمیائی مادے سے ذہنی سکون ملتا ہے کیلے میں امینو ایسڈ بھی ہوتا ہے۔ کیلا قدرت کی ایسی نعمت ہے جو حیاتین ب 6، ریشے اور نشاستے سے بھرپور ہے۔ اور یہ معدے کی اندرونی سطح کو تیزابیت سے محفوظ رکھتا ہے۔

خشک خوبانی

خوبانی میں بھی سرونین پیدا کرنے والا امینو ایسڈ کافی ہوتا ہے اور اس میں میگنیشیم بھی کافی مقدار میں پایا جاتا ہے جن لوگوں کو بے خوابی کی شکایت ہوتی ہے ان کی یہ کیفیت میگنیشیم کی سے اور بگڑ جاتی ہے بے خوابی کے دوران ٹانگوں میں بے چینی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ بے چینی میگنیشیم کی کمی کی نشان دہی کرتی ہے لہٰذا میگنیشیم والی غذا کھانے سے یہ بے چینی کم ہوتی ہے اور نیند بہتر ہو جاتی ہے۔ اس میں ریشے دار جذب ہونے والا نشاستہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ میگنیشیم، پوٹاشیم اور حیاتین ج پایا جاتا ہے، لیکن خوبانی چونکہ میٹھی بہت ہوتی ہے لہٰذا اس میں حرارے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

اسٹرابری

اس میں حیاتین ج (وٹامن سی) اور پوٹاشیم پایا جاتا ہے۔ پوٹاشیم کی کمی سے ذہنی دباؤ پیدا ہوتا ہے لہٰذا یہ پھل دماغی سکون کے لئے بہت مفید ہے۔ اسٹرابری کا سرخ رنگ ایک ایسی کیمیائی مادے کی وجہ سے ہوتا ہے جو مزاجی کیفیت پر خوشگوار اثر ڈالتا ہے اور ذہن کو سکون بخشتا ہے۔ یہ کیمیائی مادہ فیلوونائڈ (Flavonoid) کہلاتا ہے جو بہت زیادہ مانع تکسید ہوتا ہے۔ لیکن اس میں ریشہ تھوڑا ہوتا ہے۔

تل

یہ پروٹین کے حصول کا اچھا ذریعہ ہے لہٰذا گوشت نہ کھانے والوں کے لئے بہت مفید ہے اس میں مانع تکسید حیاتین د اور کیلشیم بھی خوب ہوتا ہے۔ کیلشیم کی کمی بے خوابی کا سبب ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اس بیماری والوں کے لئے تل مفید ہے لیکن میوے کی گری کی طرح یہ زیادہ تر غیر سیر شدہ ہوتی ہے۔ اس لئے اگر اعتدال قائم رہے تو یہ مفید ہے۔

جئی کا دلیا

جئی میں حیاتین ب 6 (وٹامن بی 6) بہت ہوتا ہے جو دماغ میں سرونین کی سطح بہتر بناتا ہے۔ جئی کے دانوں میں پائے جانے والے بعض اجزاء بھی دماغ کو سکون بخشتے ہیں۔ جئی میں قابل حل ریشہ بھی کافی ہوتا ہے یہ ریشہ جسم میں گردش کرنے والے خون میں شامل کولیسٹرول کو جذب کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے کولیسٹرول کی سطح کم رہتی ہے۔

(بشکریہ ہمدرد صحت اگست 2001ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر 39880 میں رفیق احمد ولد محمد ابراہیم مرحوم قوم آرائیں پیشہ دکانداری + ریٹائرڈ ٹیچر عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 96۔گ ب صریح فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ایک سکنی مکان واقع 96 گ۔ب برقبہ 5 مرلے موجودہ قیمت -/125000 روپے۔ دکانداری میں لگا ہوا سرمایہ-/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2160+1500 روپے ماہوار بصورت پینشن +دکانداری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتا رہوں گا اوراس پربھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد رفیق احمد گواہ شدنمبر 1 محمد بوٹا ولد عبدالستار 96 ضلع فیصل آباد گواہ شدنمبر 2 محمد اشفاق ولد اکبرعلی 96 گ ب ضلع فیصل آباد

مسل نمبر 39881 میں طاہرہ تبسم زوجہ رفیق احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر اداشدہ-/1500 روپے۔2۔ایک عدد رہائشی پلاٹ واقع 126 گ۔ب شیروانہ برقبہ 6 مرلہ موجودہ قیمت -/70000 روپے۔ 3۔(i) ایک عدد طلائی سیٹ وزنی 1/2 تولہ۔ (ii) طلائی بالیاں 4 ماشے (iii) دوعدد انگوٹھیاں وزن 6 ماشے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ طاہرہ تبسم گواہ شدنمبر 1 محمد بوٹا ولد عبدالستار 96 گ۔ب صریح فیصل آباد گواہ شدنمبر 2 مسعود احمد طاہر ولد محمد شفیع 96 گ۔ب فیصل آباد

مسل نمبر 39882 میں آصف محمود ولد نذیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 96 گ ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکو کرتا رہوں گا اور اس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد آصف محمود گواہ شدنمبر 1 محمد بوٹا ولد عبدالستار چک 96 گ ب صریح فیصل آباد گواہ شدنمبر 2 محمد اشفاق ولد اکبرعلی چک 96 گ ب صریح فیصل آباد

مسل نمبر 39883 میں فرخ رضوان احمد ولد نسیم احمد قوم جٹ پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 96 گ ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتا رہوں گا اوراس پربھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد فرخ رضوان احمد گواہ شدنمبر 1 محمد بوٹا ولد عبدالستار چک 96 گ۔ب صریح فیصل آباد گواہ شدنمبر 2 محمد اشفاق ولد اکبرعلی چک 96 گ ب صریح فیصل آباد

مسل نمبر 39884 میں محمودہ مبشر زوجہ مبشر احمد قوم جٹ اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات 6 تولے مالیتی-/54000 روپے۔2۔حق مہر وصول شدہ-/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ محمودہ مبشر گواہ شدنمبر 1 مظفر احمد ولد مبارک احمد بھوڑو چک 18 شیخوپورہ گواہ شدنمبر 2 نوید احمد ولد محمد اسلم بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر 39885 میں صائمہ مظفر بنت مظفر احمد قوم جٹ اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صائمہ مظفر گواہ شدنمبر 1 مظفر احمد ولد مبارک علی بھوڑو چک 18 شیخوپورہ گواہ شدنمبر 2 نوید احمد ولد محمد اسلم بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر 39886 میں الفت طاہر زوجہ طاہر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات وزنی ساڑھے چار تولہ مالیتی-/40500 روپے۔2۔حق مہر-/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ الفت طاہر گواہ شدنمبر 1 ناصر احمد ولد محمد علی بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ گواہ شدنمبر 2 زبیر احمد ولد محمد صادق بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر 39887 میں شگفتہ ناصر زوجہ ناصر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور وزنی 4 تولہ مالیتی-/36000 روپے۔2۔حق مہر-/15000 روپے قابل وصول۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت فی کس اخراجات مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتی رہوں گی اور اس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شگفتہ ناصر گواہ شدنمبر 1 ناصر احمد ولد محمد علی بھوڑو چک نمبر 18 شیخوپورہ گواہ شدنمبر 2 راشد محمود ولد زبیر احمد بھوڑو چک 18 شیخوپورہ

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم شفیق احمد گھمن صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ،راولپنڈی شہر کے لئے نئے خریدار بنانے ،چندہ الفضل، بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot.
Mobile:0320-4892536
URL:www.woodsy.biz
E_mail:salam@woodsy.biz

ولادت

مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مربی سلسلہ و مینیجر نصرت آرٹ پریس لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بھتیجی مکرمہ مونا ناصرہ صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر محمود احمد صاحب کو مورخہ 29 اکتوبر 2004ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹا عطا کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے ہاشم محمود احمد نام عطا فرمایا ہے۔ عزیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ مکرم ہاشم مکرم چوہدری نذیر احمد ملہی صاحب آف راجہ جنگ کا پوتا اور مکرم مرزا لطیف احمد صاحب آف لنگروال کا نواسہ ہے۔ احباب نیک اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کریں۔

ولادت

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب گلشن پارک مغلپورہ لاہور لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ رشدہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام رابیل احمد تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح اور خادم دین بنائے۔ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم میاں طیب احمد طاہر صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ 9 دسمبر 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام فوزیہ عطا فرمایا ہے۔ بچی خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم میاں محمد یوسف صاحب آف لاہوریاں ضلع گجرات کی پوتی اور مکرم شیخ محمد ارشد ناصر صاحب آف ربوہ کی نواسی ہے۔ نیز مکرم رضوان احمد افضل صاحب مربی سلسلہ سیرالیون کی بھانجی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے خدا تعالیٰ بچی کو صالحہ، باعمر، بانصیب اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری عطاء اللہ باجوہ صاحب آف چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا لکھتے ہیں کہ ان کی بڑی ہمشیرہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب مہار دارالنصر شرقی ربوہ مورخہ 11 دسمبر 2004ء کو حرکت قلب بند ہونے سے بعمر 69 سال وفات پا گئی ہیں۔ دارالنصر شرقی کی گراؤنڈ میں بعد نماز مغرب مکرم رانا مبارک احمد خان صاحب صدر محلّہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین ہونے پر مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ کے تینوں بچے جرمنی میں مقیم ہیں۔ جو جنازہ میں شامل نہ ہوسکے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ سے مغفرت و رحمت کا سلوک فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو اپنے فضلوں سے نوازے اور صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 27 دسمبر 2004ء

12-35 am	لقاء مع العرب
1-40 am	گلشن وقف نو
2-45 am	چلڈرنز کارنر
3-05 am	سیرت حضرت مسیح موعود
3-30 am	سوال و جواب
5-00 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 am	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ (نشر مکرر)
8-25 am	علمی خطابات
9-05 am	کوئز روحانی خزائن
10-00 am	خطبہ جمعہ
11-00 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
11-55 am	لقاء مع العرب
12-55 pm	چائنیز پروگرام
1-25 pm	سفر ہم نے کیا
2-00 pm	فرانسیسی سروس
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	بستان وقف نو
5-05 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05 pm	چلڈرنز کارنر
6-35 pm	طب وصحت کی باتیں
7-00 pm	بنگلہ سروس
8-10 pm	فرانسیسی سروس
9-20 pm	خطبہ جمعہ
10-20 pm	کوئز روحانی خزائن
11-10 pm	سوال و جواب

منگل 28 دسمبر 2004ء

12-30 am	لقاء مع العرب
2-20 am	بستان وقف نو
3-20 am	سوال و جواب
4-30 am	طب وصحت کی باتیں
5-00 am	تلاوت، درس، خبریں
5-55 am	خطبہ جمعہ
6-55 am	واقفین نو ایجوکیشنل پروگرام
7-20 am	سوال و جواب
8-25 am	راہ ہدایت
8-55 am	جلسہ سالانہ U.S.A
9-55 am	خطبہ جمعہ
11-00 am	تلاوت، درس، خبریں
11-55 am	لقاء مع العرب
1-05 pm	ملاقات
2-05 pm	راہ ہدایت
2-30 pm	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ
5-30 pm	تلاوت، درس، خبریں
6-30 pm	جلسہ سالانہ U.S.A
7-30 pm	بنگلہ سروس
8-30 pm	گلشن وقف نو
9-30 pm	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ

اعلان دارالقضاء

(مکرم منظور احمد صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم عبدالمجید احمد صاحب)

مکرم منظور احمد صاحب وغیرہ ساکنان دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم عبدالمجید احمد صاحب (ریٹائرڈ پٹواری و کارکن نظامت جائیداد) ابن مکرم عزیز دین بٹ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے واجبات کے سلسلہ میں مبلغ =/3,624/40 روپے قابل ادا ہیں۔ یہ رقم ہماری ہمشیرہ محترمہ نورین انجم صاحبہ کو ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم منظور احمد صاحب (پسر)
(2) مکرم محمود احمد صاحب (پسر)
(3) مکرم شبیر احمد صاحب (پسر)
(4) مکرم قدیر احمد صاحب (پسر)
(5) محترمہ نورین انجم صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان تعطیل

مورخہ 25 دسمبر 2004ء بروز ہفتہ یوم ولادت قائد اعظم پر قومی تعطیل کی وجہ سے اس روز اخبار الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔دسمبر 2004ء	
طلوع فجر	5:36
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:08
وقت عصر	3:41
غروب آفتاب	5:12
وقت عشاء	6:40

برائے فروخت
چلتا ہوا کاروبار (دکان کریانہ/جنرل سٹور)
برائے رابطہ فون 215496-215420-214404

جب معاملہ ہو "نمبر ون ڈش" کا
تو فیصلہ کریں صرف منان آئسکریم کا
گولبازار ربوہ فون: 213214

ربوہ و گردونواح میں مکانات، پلاٹس و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی تکی، ریلوے روڈ۔ ربوہ
فون آفس: 214220 فون رہائش: 213213

ضرورت بلڈنگ برائے سکول
الصادق اکیڈمی کو اپنے ہائی سکول کیلئے اقصیٰ چوک کے گردونواح کے محلوں میں ایک بلڈنگ کی ضرورت ہے
انوسٹمنٹ کے خواہش مند حضرات رابطہ کریں
معقول کرایہ دیا جائے گا۔ مزید معلومات کیلئے
رابطہ مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
فون: 214434

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن بخارا اصفہان، چھپر کار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

C.P.L 29